

## مقام امامت امام صادقؑ کی نگاہ میں

<"xml encoding="UTF-8?>

مقام امامت امام صادقؑ کی نگاہ میں

ابو عبد اللہ حضرت امام جعفر ابن محمد الصادق علیہ السلام کی علمی شخصیت کی تاثیر آج بھی مختلف علوم میں اتنی واضح ہے کہ حتی مخالفین نے بھی اسکا اعتراف کیا ہے۔

وہ فرصت زمانی کہ جو امام صادقؑ کے دور امامت میں ایجاد ہوئی کہ جس میں حکومت بنی امیہ زائل اور حکومت بنی عباس قائم ہو رہی تھی، اس فرصت میں علمی محافل اور علمی ماحول مدینہ کی پاک سرزمین پر قائم ہو چکا تھا۔ اس فرصت میں امام صادقؑ نے ان علمی محافل میں خالص معارف اہل بیت کو منتشر کرنے کے لیے مؤثر اقدامات کیے۔ امام صادقؑ کی علمی محافل میں پر عقیدے، تفکر، رنگ، نسل اور زبان کے افراد دور دراز کے شہروں سے حاضر ہوا کرتے تھے، جیسے محمد ابن مسلم، زرارہ ابن اعین اور ہشام ابن حکم وغیرہ، ان علمی محافل میں بعض افراد ایسے حاضر ہوتے تھے کہ جو حتی راہ اہل بیت سے دور تھے اور جنکا رابطہ و تعلق اہل بیت سے اچھا نہ تھا جیسے ابو حنیفہ اور مالک ابن انس وغیرہ۔

امام صادقؑ کی نگاہ میں مقام امامت ایسی اہم بحث ہے کہ جو قابل ذکر اور قابل توجہ ہے۔

اس موضوع کے بارے میں مختلف کتب میں متعدد روایات کا ذکر ہونا، اہل بیت کے نزدیک اس موضوع کی اہمیت پر واضح دلیل ہے۔ اس تحریر میں مختصر طور پر اس اہم موضوع کے بارے میں مطالب کو ذکر کیا جا رہا ہے: ضرورت امامت:

ایک نورانی روایت میں امام صادق سلام اللہ علیہ نے ہر زمانے میں امام کی ضرورت کے بارے میں فرمایا ہے:

عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ أَجَلٌ وَأَعْظَمٌ مِنْ أَنْ يَتْرَكَ الْأَرْضَ بِغَيْرِ إِمَامٍ عَادِلٍ.

ابو بصیر نے امام صادقؑ سے نقل کیا ہے کہ امامؑ نے فرمایا: خداوند اس سے بالا تر اور بزرگ تر ہے کہ زمین کو عادل امام کے بغیر چھوڑ دے۔

الکلینی الرازی، محمد بن یعقوب بن إسحاق (المتوفی 329ق)، الکافی، ج 1، ص 178،

قابل توجہ نکتہ کہ جو اس روایت میں نصب امام کے علاوہ ہے، وہ امام میں صفت عدالت کا ہونا ہے یہ عادل خداوند اپنے بندوں کے لیے عادل امام انتخاب کرتا ہے نہ کہ ہر امام۔ پس اہل سنت کا عقیدہ، کہ ہر امام (اگرچہ عادل نہ ہو) کی پیروی و اتباع لازم و ضروری ہے، امام صادقؑ کے کلام کے مطابق باطل ہو جاتا ہے اور اسی طرح علیم و حکیم خداوند کی طرف سے ظالم اور غیر عادل امام کا نصب ہونا بھی باطل ہو جاتا ہے، کیونکہ لوگوں پر عادل امام کی پیروی اور اتباع کرنا لازم و واجب ہوتا ہے نہ کہ ظالم و غیر عادل امام کی پیروی و اتباع۔

ائمه، جانشین خداوند ہوتے ہیں:

امام صادقؑ نے اپنے کلام میں آئمہ اہل بیتؑ کو زمین پر خداوند کے جانشین بیان فرمایا ہے، کیونکہ امام لوگوں کا پیشووا اور رہنما ہوتا ہے، اس لیے خداوند کا جانشین ہوتا ہے۔ ایک روایت میں ابو بصیر نے امام صادقؑ سے ایسے نقل کیا ہے:

عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْأَوْصِيَاءُ هُمْ أَبْوَابُ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ الَّتِي يُؤْتَى مِنْهَا وَ لَوْلَاهُمْ مَا عُرِفَ

اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ وَ يَهُمْ احْتَجَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى عَلَى خَلْقِهِ.

ابو بصير نے امام صادق سے ایسے نقل کیا ہے کہ آنحضرت نے فرمایا: اوصیاء (جانشینان) خداوند کے ایسے دروازے ہیں کہ جن سے عطا کیا جاتا ہے اور اگر وہ نہ ہوتے تو کسی کو خدا کی معرفت نہ ہوتی، خداوند نے انکے ذریعے سے لوگوں پر اپنی حجت تمام کی ہے۔

الکلینی الرازی، محمد بن یعقوب بن إسحاق (المتوفی 329 ق)، الکافی، ج 1، ص 193۔

آئمہ کا رسول خدا کا جانشین ہونے کے علاوہ، خداوند کی معرفت بھی انکے وجود پر موقوف ہے کیونکہ وہ انوار مقدسہ کامل ترین اور افضل ترین خلق خداوند ہیں۔ آئمہ، خداوند کی صفات مقدسہ کے اعلیٰ ترین اور کامل ترین مظہر ہیں۔

آئمہ امانت الہی ہیں:

ایک روایت میں امام صادق نے امام کی متعدد صفات کو ذکر کیا ہے کہ جو اس موضوع کی اہمیت و عظمت پر واضح دلیل ہے:

عَنْ حَيْثَمَةَ قَالَ قَالَ إِبْرَاهِيمُ عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا حَيْثَمَةُ نَحْنُ شَجَرَةُ النُّبُوَّةِ وَ بَيْتُ الرَّحْمَةِ وَ مَقَاتِيْخُ الْحِكْمَةِ وَ مَعْدِنُ الْعِلْمِ وَ مَوْضِيْعُ الرِّسَالَةِ وَ مُخْتَلِفُ الْمَلَائِكَةِ وَ مَوْضِيْعُ سِرِّ اللَّهِ وَ نَحْنُ حَرَمُ اللَّهِ الْأَكْبَرُ وَ نَحْنُ ذَمَّةُ اللَّهِ وَ نَحْنُ عَهْدُ اللَّهِ فَمَنْ وَفَى بِعَهْدِنَا فَقَدْ وَفَى بِعَهْدِ اللَّهِ وَ مَنْ خَفَرَ ذَمَّةَ اللَّهِ وَ عَاهَدَهُ.

خیثمہ نے بیان کیا ہے کہ امام صادق نے مجھ سے فرمایا: اے خیثمہ ہم نبوت کے درخت، رحمت کا گھر، حکمت کی چابیاں، مرکز علم، محل رسالت، ملائکہ کے آئے جانے کا مقام اور خداوند کے اسرار کی جگہ ہیں، ہم بندوں کے درمیان خداوند کی امانت اور حرم خداوند ہیں، ہم خداوند کی امان اور اسکا وعدہ ہیں، جو ہمارے ساتھ وعدہ کی وفا کرے گا، اس نے خداوند کے ساتھ وفا کی ہے اور جو ہمارے ساتھ وعدہ خلافی کرے گا اس نے خداوند کے ساتھ وعدہ خلافی کی ہے۔

الکلینی الرازی، محمد بن یعقوب بن إسحاق (المتوفی 329 ق)، الکافی، ج 1، ص 221، صحیحہ وعلق علیہ علی اکبر الغفاری،

اطاعت اور شناخت امام:

امام صادق نے ایک طولانی روایت میں اہل بیت کی اطاعت اور شناخت (معرفت) کے لازم و ضروری ہونے کو ایسے بیان فرمایا ہے:

عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِنَّكُمْ لَا تَكُونُونَ صَالِحِينَ حَتَّى تَعْرِفُوْا وَ لَا تَعْرِفُوْنَ حَتَّى تُصَدِّقُوْا وَ لَا تُصَدِّقُوْنَ حَتَّى تُسَلِّمُوْا أَبْوَابًا أَرْبَعَةً لَا يَصْلُحُ أَوْلَهَا إِلَّا بِآخِرِهَا صَلَّ أَصْحَابُ الْثَّلَاثَةِ وَ تَاهُوا تَيْهًا بَعِيدًا إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى لَا يَقْبِلُ إِلَّا الْعَمَلَ الصَّالِحَ وَ لَا يَتَقْبَلُ اللَّهُ إِلَّا بِالْوَفَاءِ بِالشُّرُوطِ وَ الْعَهْوُدِ وَ مَنْ وَفَى اللَّهُ بِشُرُوطِهِ وَ اسْتَكْمَلَ مَا وَصَفَ فِي عَهْدِهِ نَالَ مَا عِنْدَهُ وَ اسْتَكْمَلَ وَعْدَهُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ أَخْبَرَ الْعِبَادِ بِطَرِيقِ الْهُدَى وَ شَرَعَ لَهُمْ فِيهَا الْمَنَارَ وَ أَخْبَرَهُمْ كَيْفَ يَسْلُكُونَ فَقَالَ وَ إِنِّي لَعَفَّارٌ لِمَنْ تَابَ وَ آمَنَ وَ عَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدَى وَ قَالَ إِنَّمَا يَتَقْبَلُ اللَّهُ مِنَ الْمُتَّقِينَ فَمَنِ اتَّقَى اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ فِيمَا أَمْرَهُ لَقِيَ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ مُؤْمِنًا بِمَا جَاءَ بِهِ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ هَيْهَاتٌ هَيْهَاتٌ فَاتَّ قَوْمٌ وَ مَا تُوا قَبْلَ أَنْ يَهْتَدُوا وَ ظَنُوا أَنَّهُمْ آمَنُوا وَ أَشْرَكُوا مِنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُونَ إِنَّهُ مَنْ أَنَّهُ الْبَيْوَثُ مِنْ أَبْوَايْهَا اهْتَدَى وَ مَنْ أَخَذَ فِي غَيْرِهَا سَلَكَ طَرِيقَ الرَّدَى وَصَلَّ اللَّهُ طَاعَةً وَلِيٌّ أَمْرِهِ بِطَاعَةِ رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ

عليه و آله و طاعَةَ رَسُولِهِ بِطَاعَتِهِ فَمَنْ تَرَكَ طَاعَةً وَلَاَ الْأَمْرَ لَمْ يُطِعِ اللَّهَ وَ لَاَ رَسُولَهُ وَ هُوَ الْأَقْرَارُ بِمَا نَزَلَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ- حُذُوا زِيَّنَتُكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَ التَّمَسُوا الْبَيْوَتَ الَّتِي أَذِنَ اللَّهُ أَنْ تُرْفَعَ وَ يُذْكَرُ فِيهَا اسْمُهُ فَإِنَّهُ قَدْ حَبَرَكُمْ أَنَّهُمْ رِجَالٌ لَا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةً وَ لَا يَبْيَغُ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ إِقَامِ الصَّلَاةِ وَ إِيتَاءِ الزَّكَاةِ يَخَافُونَ يَوْمًا تَنَقَّلُ فِيهِ الْقُلُوبُ وَ الْأَبْصَارُ إِنَّ اللَّهَ قَدْ اسْتَخَلَصَ الرَّسُولَ لِأَمْرِهِ ثُمَّ اسْتَخَلَصَهُمْ مُضَدّقِينَ لِذَلِكَ فِي نُدُرِهِ فَقَالَ وَ إِنْ مِنْ أُمَّةٍ إِلَّا خَلَا فِيهَا نَذِيرٌ تَاهَ مِنْ جَهَلٍ وَ اهْتَدَى مِنْ أَبْصَرَ وَ عَقَلَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ يَقُولُ فَإِنَّهَا لَا تَعْمَلُ الْأَبْصَارُ وَ لَكِنْ تَعْمَلُ الْقُلُوبُ الَّتِي فِي الصُّدُورِ وَ كَيْفَ يَهْتَدِي مِنْ لَمْ يُبَصِّرْ وَ كَيْفَ يُبَصِّرُ مِنْ لَمْ يُنْذَرْ أَتَيْعُوا رَسُولَ اللَّهِ صَ وَ أَقْرَرُوا بِمَا نَزَلَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ وَ اتَّبَعُوا آثَارَ الْهُدَى فَإِنَّهُمْ عَلَامَاتُ الْأَمَانَةِ وَ التُّقَىِ وَ اعْلَمُوا أَنَّهُ لَوْ أَنْكَرَ رَجُلٌ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ أَقَرَّ بِمِنْ سِوَاهُ مِنَ الرَّسُولِ لَمْ يُؤْمِنْ افْتَصُوا الطَّرِيقَ بِالْتِمَاسِ الْمَتَارِ وَ التَّمَسُوا مِنْ وَرَاءِ الْحُجْبِ الْأَثَارَ تَسْتَكْمِلُوا أَمْرَ دِينِكُمْ وَ تُؤْمِنُوا بِاللَّهِ رَبِّكُمْ.

امام صادقؑ نے فرمایا: تم معرفت کے بغیر صالح نہیں ہو سکتے اور تصدیق کے بغیر معرفت حاصل نہیں کر سکتے اور تسلیم ہونے کے سوا تصدیق نہیں کر سکتے، چاروں (تسلیم و تصدیق و معرفت و صلاح) کو موازنہ کرو تو ان میں سے پہلا، آخری تینوں کے علاوہ مناسب نہیں لگتا، جو ان تینوں کے ساتھ ہو وہ گمراہ ہو جاتا ہے اور سیدھے راستے سے بہت دور ہو جاتا ہے، خداوند صرف عمل صالح کو قبول کرتا ہے اور شرائط و وعدوں پر عمل کرنے کو قبول کرتا ہے، جو خداوند کے ساتھ شرط پر وفا کرے اور جو کچھ خدا نے اپنے پیمان میں ذکر کیا ہے، اس پر عمل کرے تو وہ بندہ جو خدا کے پاس ہے، اسکو پا لیتا ہے اور خداوند کے وعدوں کو مکمل وفا کے ساتھ حاصل کر لیتا ہے۔

خداوند نے اپنے بندوں کو ہدایت کے راستوں کے بارے میں بتایا ہے اور ان راستوں میں چراغوں کو بھی قرار دیا ہے اور بندوں کو بتایا ہے کہ کیسے ان راستوں پر چلنا ہے اور فرمایا ہے: میں انکو بخشتا ہوں کہ جو توبہ کریں اور عمل صالح انعام دیں اور پھر ہدایت کے راستے پر چلیں، اور فرمایا ہے: خداوند صرف پربیز کاروں کے اعمال کو قبول کرتا ہے، پس جو خداوند سے اسکے اوامر کے بارے میں ڈرے، وہ رسول خدا پر ایمان کی حالت میں خداوند سے ملاقات کرے گا، افسوس افسوس لوگ ہدایت پانے سے پہلے دنیا سے چلے گئے اور وہ گمان کرتے تھے کہ مؤمن ہیں لیکن وہ نہیں جانتے تھے کہ وہ مشرک تھے، جو بھی دروازے سے گھر میں آئے، وہ ہدایت یافتہ ہوتا ہے اور جو دروازے کو چھوڑ دے، وہ ہلاک ہو جاتا ہے، خداوند نے اپنے ولی امر کی اطاعت کو اپنے رسول کی اطاعت کے ساتھ ملایا ہے اور اپنے رسول کی اطاعت کو اپنی اطاعت کے ساتھ جوڑا ہے، پس جو بھی ولی امر کی اطاعت نہیں کرے گا تو اس نے خدا اور اسکے رسول کی اطاعت نہیں کی ہے اور جو کچھ خداوند کی طرف سے نازل ہوا ہے کہ فرمایا ہے:

ہر مسجد میں صاف لباس پہنا کرو، اور تمنا کرے اور تلاش کرے ایسے گھروں کی کہ جنہیں خداوند نے بلند قرار دیا ہے اور اسکے نام کو وہاں ذکر کیا جائے کیونکہ خداوند نے تمہیں خبر دی ہے کہ وہ ایسے مردان خدا ہیں کہ جنکو تجارت اور لین دین یاد خدا، نماز قائم کرنے اور زکات دینے سے غافل نہیں کرتا۔

بے شک خداوند نے اپنے امر کے لیے انبیاء کو انتخاب کیا ہے اور فرمایا ہے: ہم نے ہر امت میں بشیر و نذیر کو بھیجا ہے۔ وہ گمراہ ہو گیا کہ جسکو علم نہیں تھا اور جو راستے پر پہنچ گیا وہ عاقل و بصیر ہو گیا۔ روشنی کی تلاش میں ربو اور راستے پر چلو اور غیب میں موجود چیزوں کو طلب کرو تا کہ تمہارا دین کامل ہو اور خداوند پر ایمان لاو۔

الكليني الرازي، محمد بن يعقوب بن إسحاق (المتوفى 329 ق)، الكافي، ج 2، ص 47-48.

بلند مقام و منزلت امام:

امام و حجت خدا کا مقام و مرتبہ عام انسانوں سے بالا تر ہے کہ یہ امام شناسی کے بارے میں ایک اہم اور قابل توجہ نکتہ ہے۔

ایک روایت میں امام صادقؑ نے امام اور حجت خدا کے مقام و مرتبے کو ایسے بیان فرمایا ہے:

عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي حُكْمَةٍ لَهُ يَذْكُرُ فِيهَا حَالَ الْأَئِمَّةِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَ صِفَاتِهِمْ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ أَوْضَحَ بِأَئِمَّةِ الْهُدَىِ مِنْ أَهْلِ بَيْتٍ نَبَيَّنَا عَنْ دِينِهِ وَ أَبْلَجَ بِهِمْ عَنْ سَبِيلِ مِنْهَاجِهِ وَ فَتَحَ بِهِمْ عَنْ بَاطِنِ يَنَابِيعِ عِلْمِهِ فَمَنْ عَرَفَ مِنْ أُمَّةٍ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَاجِبَ حَقًّا إِمَامَهُ وَ جَدَ طَعْمَ حَلَاوةَ إِيمَانِهِ وَ عَلِمَ فَضْلَ طَلَاوةَ إِسْلَامِهِ لِأَنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى نَصَبَ الْإِمَامَ عَلَمًا لِخَلْقِهِ وَ جَعَلَهُ حُجَّةً عَلَى أَهْلِ مَوَادِهِ وَ عَالَمِهِ وَ أَلْبَسَهُ اللَّهُ تَاجَ الْوَقَارِ وَ غَشَّاهُ مِنْ نُورِ الْجَبَارِ يُمَدُّ بِسَبِيلٍ إِلَى السَّمَاءِ لَا يَنْقَطِعُ عَنْهُ مَوَادُهُ وَ لَا يَنْتَالُ مَا عِنْدَ اللَّهِ إِلَّا بِجَهَةِ أَسْبَابِهِ وَ لَا يَقْبِلُ اللَّهُ أَعْمَالَ الْعِبَادِ إِلَّا بِمَعْرِفَتِهِ فَهُوَ عَالِمٌ بِمَا يَرِدُ عَلَيْهِ مِنْ مُلْتَبِسَاتِ الدُّجَى وَ مُعَمَّيَاتِ السُّنَنِ وَ مُشَبَّهَاتِ الْفِتَنِ فَلَمْ يَزَلِ اللَّهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى يَحْتَارُهُمْ لِخَلْقِهِ مِنْ وُلْدِ الْحُسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ عَقِبِ كُلِّ إِمَامٍ يَصْطَفِيهِمْ لِذَلِكَ وَ يَجْتَبِيهِمْ وَ يَرْضَى بِهِمْ لِخَلْقِهِ وَ يَرْتَضِيهِمْ كُلَّمَا مَضَى مِنْهُمْ إِمَامٌ نَصَبَ لِخَلْقِهِ مِنْ عَقِبِهِ إِمَاماً عَلَمًا بَيْنَنَا وَ هَادِيًّا بَيْنَرَا وَ إِمَاماً قَيْمًا وَ حُجَّةً عَالِمًا أَئِمَّةً مِنَ اللَّهِ يَهْدُونَ بِالْحَقِّ وَ بِهِ يَعْدِلُونَ حُجَّةُ اللَّهِ وَ دُعَائُهُ وَ رُغْنَاهُ عَلَى خَلْقِهِ يَدِينُ بِهِمْ دِيَنَهُمْ الْعِبَادُ وَ تَسْتَهِلُّ بِنُورِهِمُ الْبِلَادُ وَ يَنْتَمُو بِبَرْكَتِهِمُ الْتَّلَادُ جَعَلَهُمُ اللَّهُ حَيَاةً لِلْأَنَامِ وَ مَصَابِيحَ لِلظَّلَامِ وَ مَفَاتِيحَ لِلْكَلَامِ وَ دَعَائِمَ لِلْإِسْلَامِ جَرَثْ بِذَلِكَ فِيهِمْ مَقَادِيرُ اللَّهِ عَلَى مَحْتُومِهَا فَالْإِمَامُ هُوَ الْمُنْتَخَبُ الْمُرْتَضَى وَ الْهَادِيُّ الْمُنْتَجَى وَ الْقَائِمُ الْمُرْتَجَى اصْطَفَاهُ اللَّهُ بِذَلِكَ وَ اصْطَنَعَهُ عَلَى عَيْنِهِ فِي الدُّرْ حِينَ ذَرَاهُ وَ فِي الْبَرَّيَّةِ حِينَ بَرَأَهُ ظَلَّ قَبْلَ خَلْقِ نَسَمَةٍ عَنْ يَمِينِ عَرْشِهِ مَحْبُوًا بِالْحِكْمَةِ فِي عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَ اخْتَارَهُ بِعِلْمِهِ وَ اتَّجَبَهُ لِطَهْرِهِ بَقِيَّةً مِنْ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ خَيْرَةً مِنْ دُرَيْةِ نُوحٍ وَ مُصْطَفَى مِنْ آلِ إِبْرَاهِيمَ وَ سَلَالَةً مِنْ إِسْمَاعِيلَ وَ صَفْوَةً مِنْ عِتَرَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ لَمْ يَزَلْ مَرْعِيًّا بِعَيْنِ اللَّهِ يَحْفَظُهُ وَ يَكْلُوُهُ بِسِنْتِهِ مَطْرُودًا عَنْهُ حَبَائِلُ إِنْلِيسَ وَ جُنُودِهِ مَذْفُوعًا عَنْهُ وَ قُوْبُ الْغَوَاسِقِ وَ نُفُوتُ كُلِّ فَاسِقٍ مَصْرُوفًا عَنْهُ قَوَارِفُ السُّوءِ مُبْرًا مِنَ الْعَاهَاتِ مَحْجُوبًا عَنِ الْأَفَاتِ مَعْصُومًا مِنَ الزَّلَاتِ مَضْوِنًا عَنِ الْفَوَاحِشِ كُلُّهَا مَعْرُوفًا بِالْجِلْمِ وَ الْبَرِّ فِي يَفَاعِهِ مَنْسُوبًا إِلَى الْعَفَافِ وَ الْعِلْمِ وَ الْفَضْلِ عِنْدَ انْتِهَايَهِ مُسْنَدًا إِلَيْهِ أَمْرُ الْوَالِدِ صَامِتًا عَنِ الْمَنْطِقِ فِي حَيَاتِهِ فَإِذَا انْقَضَتْ مُدَّهُ وَالِدِهِ إِلَى أَنِ انتَهَتْ بِهِ مَقَادِيرُ اللَّهِ إِلَى مَشِيَّتِهِ وَ جَاءَتِ الْإِرَادَهُ مِنَ اللَّهِ فِيهِ إِلَى مَحْبَبِتِهِ وَ بَلَغَ مُنْتَهَيَهُ مُدَّهُ وَالِدِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَمَضَى وَ صَارَ أَمْرُ اللَّهِ إِلَيْهِ مِنْ بَعْدِهِ وَ قَلَّدَهُ دِينُهُ وَ جَعَلَهُ حُجَّةً عَلَى عِبَادِهِ وَ قَيْمَهُ فِي بِلَادِهِ وَ أَيْدِهِ بِرُوحِهِ وَ آتَاهُ عِلْمَهُ وَ أَبْنَاهُ فَصَلَ بَيَانِهِ وَ اسْتَوْدَعَهُ سِرَّهُ وَ اتَّبَدَهُ لِعَظِيمِ أَمْرِهِ وَ أَبْنَاهُ فَصَلَ بَيَانِ عِلْمِهِ وَ نَصَبَهُ عَلَمًا لِخَلْقِهِ وَ جَعَلَهُ حُجَّةً عَلَى أَهْلِ عَالَمِهِ وَ ضِيَاءً لِأَهْلِ دِينِهِ وَ الْقَيْمَ عَلَى عِبَادِهِ رَضِيَ اللَّهُ بِهِ إِمَاماً لَهُمْ اسْتَوْدَعَهُ سِرَّهُ وَ اسْتَحْفَظَهُ عِلْمَهُ وَ اسْتَخْبَأَهُ حِكْمَتَهُ وَ اسْتَرْعَاهُ لِدِينِهِ وَ اتَّبَدَهُ لِعَظِيمِ أَمْرِهِ وَ أَحْيَا بِهِ مَنَاهِجَ سَبِيلِهِ وَ فَرَائِصَهُ وَ حُدُودَهُ فَقَامَ بِالْعَدْلِ عِنْدَ تَحْيِيْرِ أَهْلِ الْجَهَلِ وَ تَحْبِيرِ أَهْلِ الْجَدَلِ بِالنُّورِ السَّاطِعِ وَ الشَّفَاءِ النَّافِعِ بِالْحَقِّ الْأَبْلَجِ وَ الْبَيَانِ الْلَّائِحِ مِنْ كُلِّ مَحْرُجٍ عَلَى طَرِيقِ الْمُنْهَجِ الَّذِي مَضَى عَلَيْهِ الصَّادِقُونَ مِنْ آبائِهِ عَفَلَيْسَ يَجْهَلُ حَقًّا هَذَا الْعَالَمُ إِلَّا شَقِيًّّا وَ لَا يَجْحَدُهُ إِلَّا غَوِيًّّا وَ لَا يَصُدُّ عَنْهُ إِلَّا جَرِيًّا عَلَى اللَّهِ جَلَّ وَ عَلَا.

امام صادقؑ نے آئمہ کی صفات کے بارے میں اپنے ایک خطبے میں بیان فرمایا: بے شک خداوند نے اہل بیت کے آئمہ ہدی کے ذریعے سے اپنے دین کو ظاہر کیا اور اپنے علم کو واضح کیا اور انکے لیے علم باطنی کے چشمون کو جاری کیا، محمدؑ کی امت میں سے جو بھی اپنے امام کے واجب حق کی معرفت حاصل کرے تو اس نے اپنے ایمان

کی شرینی اور لذت کو پا لیا ہے کیونکہ خداوند نے امام کو اپنی مخلوق کی امامت کے لیے معین کیا ہے اور اسے ان پر حجت قرار دیا ہے اور اپنے عزت و وقار کا تاج اسکے سر پر رکھا ہے اور خداوند امام کی معرفت کے بغیر بندوں کے اعمال کو قبیل نہیں کرتا، خداوند نے ہمیشہ آئمہ کو اپنی مخلوق کی راہبری کے لیے نسل امام حسینؑ سے انتخاب کرتا اور پسند کرتا ہے، جب بھی ایک امام دنیا سے چلا جاتا ہے تو خداوند اسکی اولاد میں سے امام اور حجت کو بندوں کے لیے نصب کرتا ہے، وہ امام خدا کی طرف سے پیشووا ہے، حق کی طرف ہدایت کرتا ہے اور حق کے مطابق فیصلہ کرتا ہے،

خداوند نے اپنے علم غیب اور حکمت کو اسے عطا کیا ہے اور اسے اسکی طہارت کی وجہ سے امام و حجت انتخاب کیا ہے، حضرت آدم سے باقی بچنے والی خلافت، امام تک پہنچی ہے اور وہ امام اولاد نوح میں سے بہترین فرزند ہے، وہ خاندان ابراہیم اور نسل اسماعیل اور رسول خدا کی عترت سے انتخاب ہوا ہے، خداوند نے ہمیشہ امام کی سرپرستی کی ہے اور اپنے حجاب سے اسکی حفاظت فرمائی ہے اور شیطان اور اسکے لشکر کے حیلوں سے اسے دور کیا ہے، جادوگروں کے جادو اور بلاؤں کو بھی اس امام سے دور کیا ہے، امام تمام آفات، لغزشوں اور تمام بڑے کاموں سے محفوظ اور معصوم ہے۔

امام نور کے ساتھ جاہل انسانوں کی سرگردانی اور اہل جدل کی باتوں کے سامنے عدل کے ساتھ قیام کرتا ہے، حالانکہ واضح حق کے ساتھ روشن بیان امام کے ساتھ تھا اور امام نے اپنے نیک و صالح آباء و اجداد کی راہ پر قدم رکھا ہے، پس ایسے امام کے حق کو سوائے بد بخت انسان کے کوئی پامال نہیں کرتا اور اسکے حق کا صرف گمراہ انسان انکار کرتا ہے اور خدا کا نافرمان بندہ، اسکے ساتھ بد عہدی کرتا ہے۔

الکلینی الرازی، محمد بن یعقوب بن إسحاق (المتوفی 329ق)، الکافی، ج2، ص203-205.

عصمت:

معصوم ہونا یہ امام کی اصلی ترین اور اہم ترین صفات میں سے ہے۔ امام صادقؑ نے امام و عصمت کو لازم و ملزوم کرنا ہے، جیسا کہ امام نے فرمایا ہے:

عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي حُكْمِهِ لَهُ يَذْكُرُ فِيهَا حَالُ الْأَئِمَّةِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَ صِفَاتِهِمْ ... فَالْإِمَامُ هُوَ الْمُنْتَجَبُ الْمُرْتَضَى وَ الْهَادِي الْمُنْتَجِي وَ الْقَائِمُ الْمُرْتَجِي اضطَفَاهُ اللَّهُ بِذِلِّكَ وَ اضطَنَعَهُ عَلَيَّ عَيْنِي ... لَمْ يَرَنْ مَرْعِيًّا بِعَيْنِي اللَّهُ يَحْفَظُهُ وَ يَكْلُوْهُ بِسِتْرِهِ مَطْرُودًا عَنْهُ حَبَائِلُ إِبْلِيسِ وَ جُنُوْدِهِ مَذْفُوعًا عَنْهُ وُقُوبُ الْغَوَاسِقِ وَ نُفُوتُ كُلِّ فَاسِقٍ مَصْرُوفًا عَنْهُ قَوَارِفُ السُّوِّيْ مُبْرَأً مِنَ الْعَاهَاتِ مَحْجُوبًا عَنِ الْأَفَاتِ مَعْصُومًا مِنَ الرَّلَاتِ مَصْوُنًا عَنِ الْفَوَاحِشِ كُلُّهَا مَعْرُوفًا بِالْحَلْمِ وَ الْبَرِّ فِي يَقَاعِهِ مَنْسُوْبًا إِلَيَّ الْعَفَافِ وَ الْعِلْمِ وَ الْفَضْلِ .

امام صادقؑ نے فرمایا: پس امام وہی منتخب شدہ، پسندیدہ، رہبر، محرم اسرار اور امید دینے والا ہے کہ جس نے خداوند کے حکم سے قیام کیا ہے۔ خداوند کی ہمیشہ امام کی طرف توجہ ہے، خداوند امام کی حفاظت اور حمایت کرتا ہے، شیطان اور اسکے لشکر کے داموں اور حیلوں سے دور ہے۔۔۔ امام گناہ سے معصوم ہے اور ہر طرح کی بے حیائی سے محفوظ ہے، امام ہر جگہ برباری اور نیکی کرنے والا مشہور ہوتا ہے اور شرم و حیا، علم و فضل سے جانا پہچانا جاتا ہے۔ الکلینی الرازی، أبو جعفر محمد بن یعقوب بن إسحاق (متوفی 328ھ)، الأصول من الکافی، ج1، ص203 - 204، ناشر: اسلامیہ ، تهران ، الطبعة الثانية، 1362ھ.ش.

نتیجہ:

امام صادقؑ کے نورانی کلام میں معرفت اور شناخت امام معصوم کو بیان کیا گیا۔ اس تحریر میں امام معصوم کی اہم ترین صفت جو امام صادقؑ سے روایات کی روشنی میں بیان کی گئی، وہ علم اور عصمت امام معصوم ہے۔